قرآنی تعلیم کے مرکز

جامعہ ضیاء القرآن رجسٹرڈ ساہیوال

برائے طالبات کا

تعارف و مختصر روئیداد

مختصر روئیداد

جامعہ ضیاء القرآن رجسٹرڈ ساہیوال

جس میں قرآن کریم ترجمہ و تفسیر کے ساتھ

حدیث ترجمہ و تفسیر کے ساتھ

قاریہ فاضلہ، حافظہ فاضلہ، ناظرۃ القرآن کا انتظام ہو گا۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

نحمده ونصلي على رسوله الكريم

مشرقی پنجاب میں لدھیانہ ضلع دینی علمی طور پر انتہائی سربلند تھا۔ شہر کے گوشہ گوشہ میں اسلام و دینی تعلیمات کے مدارس قائم تھے۔ جن کے فارغ التحصیل بہترین عالم ہوتے تھے۔ ان ہی اداروں میں قدیم اور اہم ترین درس گاہ مدرسہ محمودیہ عربیہ اللہ والا تھا جو کہ تحریک حریتِ ہند ۱۸۵۷ء میں شکست کے بعد ملّی استحکام کے لیے دارالعلوم دیوبند اور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے ساتھ قائم ہوا۔ جس کے بانی مولانا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جن کے انتقال کے بعد یہ امانت

خاندانی سلسلہ کے لحاظ سے میرے والد مولانا مفتی محمد نعیم رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد ہوئی۔ جنہوں نے نہایت خوش اسلوبی اور بلند ہمتی سے درس گاہ کو اس کی روایات کے مطابق برقرار رکھا۔اس کے ساتھ ہی دخترانِ اسلام کی تعلیم کے لیے علیحدہ درس گاہ کے قیام کا بیڑا اٹھایا کیونکہ مردانہ اور زنانہ تعلیم نصاب، قومی معارف اور دینی علوم سے مبرا تھے۔جن کے اثرات دختران اسلام کو انگریزی تعلیم تہذیب میں جذب کر رہے تھے جو ملّت کے لیے انتہائی طور پر ہلاکت خیز تھے۔

مولانا مفتی محمد نعیم رحمۃ اللہ علیہ اب فکر مند تھے کہ کوئی عملی قدم اٹھایا جائے ایسا مرکزی ادارہ قائم ہو جس سے دخترانِ اسلام مستفید ہو سکیں۔ اسی دوران مولانا عبید اللہ سندھی ۲۵ سالہ جلاوطنی کے بعد واپس تشریف لائے۔انہیں اس سلسلہ میں خاص شغف تھا۔انہوں نے ہمت بڑھائی۔لہٰذا فروری ۱۹۴۱ء کو مدرسہ اسلامیہ محمودیہ کی شاخ کے طور پر خواتین کی درس گاہ مدرسہ بنات الاسلام کا اجراء ہوا جس کا افتتاح مولانا عبید اللہ سندھیؒ کی سرپرستی میں کیا گیا۔

مدرسہ بنات الاسلام نے کم عرصہ میں بے پناہ ترقی حاصل کی۔ عوام و خواص نے اس کی خدمات کو سراہا۔تحسین و ستائش کی نظر سے دیکھا۔مفکر اعظم مولانا عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

> ”میں انتہائی مسرور ہوں کہ جن مسلمانوں نے مدرسہ کو دیکھا اس کے انتظام اور تعلیم القرآن کی تعریف کی۔لہٰذا میں اس مدرسہ بنات الاسلام کو دارالعلوم دیوبند کے زنانہ سیکشن کے لیے اساس مان لیتا ہوں۔“

مولانا الحاج قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند نے ۱۹۴۳ء میں مدرسہ کا معائنہ کیا اور فرمایا:

"لڑکیوں کے مدرسہ کے لیے جو شرائط اسلامی نقطہ نگاہ سے ہو سکتی ہیں وہ سب اس مدرسہ میں موجود ہیں۔ خدا کرے مسلمان ہر جگہ اس مدرسہ اور اس کے طریقہ تعلیم کی تقلید کریں۔ یہ سب حضرت مفتی محمد نعیمؒ اور ان کے خلف الرشید مفتی ضیاء الحسنؒ جن کی تعلیمی اور علمی جدوجہد نے یہ نیک مثال قائم کی ہے، انہیں اجر عظیم عطا فرمائیں۔"

روئیداد ۱۹۴۷ء

میرے والد مفتی محمد نعیمؒ اور برادر مفتی ضیاء الحسنؒ کی انتہائی کاوشوں جدوجہد کا اثر تھا کہ پاکستان قائم ہونے کے بعد مفتی ضیاء الحسنؒ کی سرپرستی میں مدرسہ بنات الاسلام جاری کیا گیا۔ جس کا یکم مئی ۱۹۴۸ء کو بیگم صاحبہ راجہ حسن اختر ڈپٹی کمشنر منٹگمری کی صدارت میں افتتاح کیا گیا۔ یہاں پر بھی مدرسہ نے بے حد ترقی کی۔ خواتین ساہیوال اچھی طرح واقف ہیں۔ دنیاوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم کا خصوصی طور پر انتظام تھا۔ جو لڑکیاں ترجمہ تفسیر قرآن کریم کی تعلیم سے مالامال ہوئیں ان کے خاندانوں نے بے حد سراہا۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا
شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ
کے ارشادات مدرسہ بنات الاسلام کے بارے میں

"میں نے مدرسہ بنات الاسلام لدھیانہ کے تعلیمی کوائف اور حالات سنے تھے۔ بحمد اللہ اسلامی نقطہ نظر سے بچیوں کے لیے ایک کامیاب جامع الشروط

درس گاہ تھی۔ میں انتہائی مسرور ہوں کہ منتظمین نے بے سروسامانی کے باوجود اسی معیار پر منٹگمری پاکستان بتوکل علی اللہ وہی درس گاہ جاری کر دی ہے ۔پاکستان میں بچیوں کی صحیح تعلیم و تربیت کے لیے اس قسم کے معیاری اداروں کی اشد ضرورت ہے۔ میں اس کی کامیابی کے لیے دعا کرتا ہوں اور ارباب خیر سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ اس درس گاہ کی ضرورتوں کی تکمیل میں فراخ حوصلگی سے حصہ لیں اور اس کی سرپرستی فرما کر اجر دارین حاصل کریں۔"

یہ سب کام جاری تھا کہ اکتوبر ۱۹۷۲ء میں حکومت پاکستان نے تمام قومی سکولوں کو اپنی تحویل میں لے لیا۔ لہٰذا اس وقت یہ آپ کا بنات الاسلام ہائی سکول جو عروج کی منزل پر جا رہا تھا، اپنا ۲۵ سالہ عرصہ گزار چکا تھا، یہ بھی ساتھ ہی حکومت کی تحویل میں چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا سمجھتے ہوئے اپنے مشن یعنی قرآن کریم کی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔ اگرچہ اسی دوران بے حد مشکلات پیش آئیں جن کا بیان کرنا مناسب نہیں۔ الحمدللہ سب کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔

اس کے بعد اب وہی قرآن کریم کی تعلیم جو یہاں ساہیوال میں ترجمہ و تفسیر کے ساتھ چالیس سال سے جاری تھی، آج جامعہ ضیاء القرآن کے نام سے ابھر رہا ہے۔ آج جامعہ کا افتتاح ہے۔ جس کے لیے ہم سب شریک ہو رہی ہیں۔ میں آپ سب کو ہدیہ تبریک پیش کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جس نے ہم سب کو یہ دینی دولت عطا کی ہے۔ میں آخر میں اپنی تمام عزیز خواتین کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنھوں نے اس کار خیر میں تعاون کیا نیز وہ خواتین بھی خصوصی شکریہ کی مستحق ہیں جن کی ہمدردیاں اور خصوصی توجہات مشکلات میں دستگیری فرماتی رہیں۔ میں ان سب کی بھی مشکور ہوں جن کی خدمات سے جامعہ کی عمارت پایۂ تکمیل تک پہنچی۔ اللہ تعالیٰ کا ہی فضل احسان ہے جس نے آج ہم سب کو دینی

دولت عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مذہب، ملّت، مملکت کی خدمت میں مزید ہمت، اخلاص استقلال عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين

والحمد لله رب العالمين

کلثوم مفتی

صدر انجمن جامعہ ضیاء القرآن

رجسٹرڈ ساہیوال